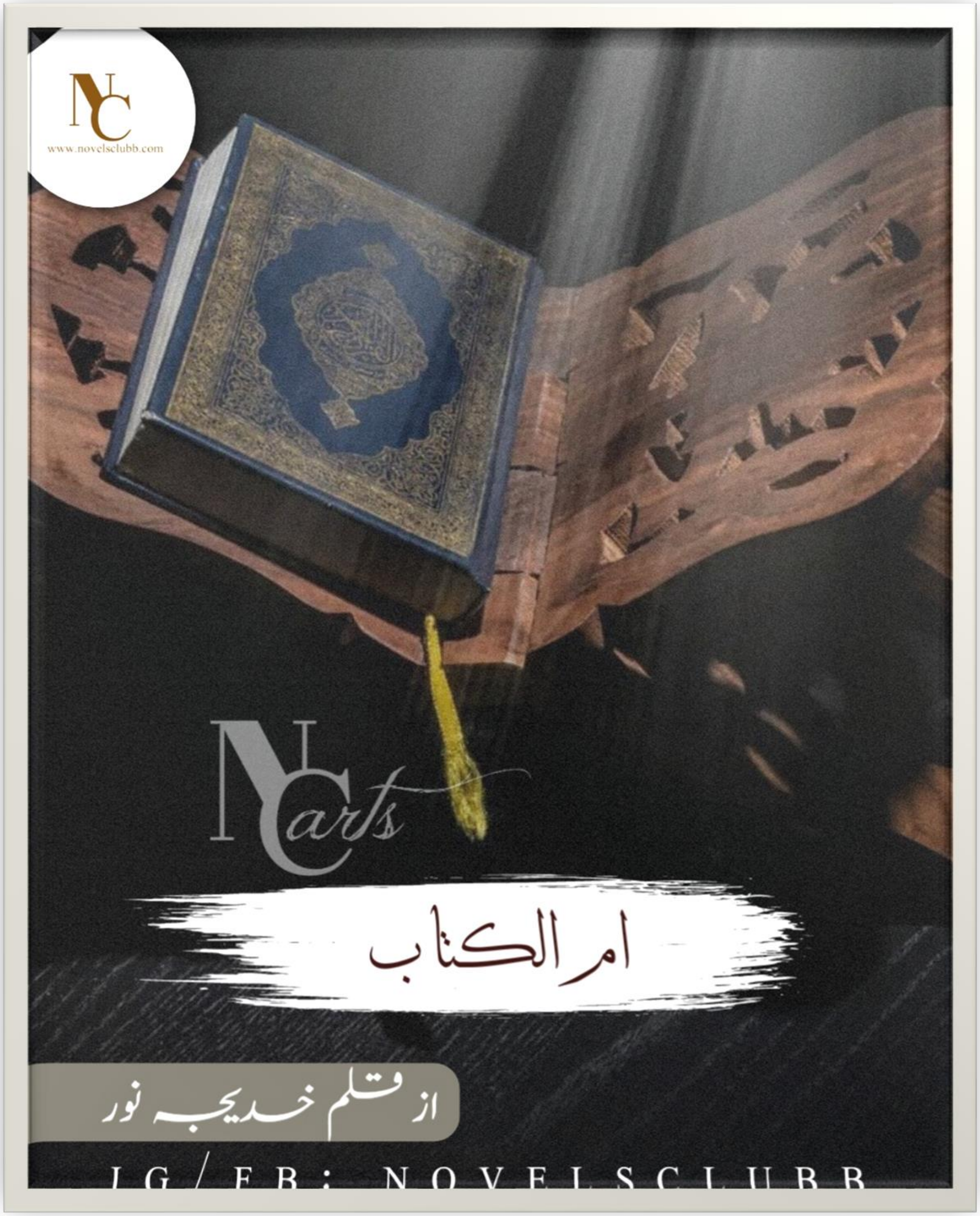
www.novelsclubb.com
ام الکتاب
از قلم خدیجہ نور
IG / FB : NOVELSCLUBB

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

# ام الکتاب

## از قلم

## خدیجہ نور

www.novelsclubb.com

# Epi no 5

---

فرید درانی ہاتھ میں نوٹ پیڈ پکڑے رحمان کے بولنے کا منتظر تھا۔ جبکہ رحمان کی نگاہوں کا مرکز وہ تصویر تھی۔

بہت سے سوالات اس کے ذہن میں گردش کر رہے تھے۔۔۔۔

وہ ایک ماہر نفسیات تھا جو لوگوں کی نفسیات کو ٹٹولتا تھا۔۔۔ان کو صلاحیں اور مشورے دیتا تھا۔۔۔اس کے آفس میں یہ تصویر ہونا اچھنبے کی بات تھی۔ وہ اتنا لاپرواہ کیسے ہو سکتا تھا؟

www.novelsclubb.com

رحمان کو خاموشی سے اس تصویر کو تکتا پا کر فرید نے نوٹ پیڈ ٹیبل پر رکھی اور دو انگلیوں سے میز پر ہلکی سی دستک دی۔ جس پر رحمان نے بے تاثر نگاہیں اس کی جانب موڑیں۔

اس کی آنکھوں میں ابھرتا تجسس فرید اچھے سے دیکھ چکا تھا۔

تم یقیناً اس تصویر کے متعلق سوچ رہے ہو گے۔

فرید اس کو متوجہ کرتا بولا۔

جس پر رحمان نے محض اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.novelsclubb.com

اس تصویر کے دو رخ ہیں"۔

پہلا منفی، دوسرا مثبت!

منفی رخ تو تم اخذ کر ہی چکے ہو اب ذرا مثبت پہلو کی جانب بھی نظر کر لو۔

یہ ہرن زخمی ہے اور اس کا بچہ اس آزردگی سے دیکھ رہا ہے کہ شائد سامنے موجود آدمی اس کی مدد کرے۔ مگر وہ سامنے موجود شخص تو احساسات سے عاری شخص ہے۔اس کو اس بات کی پرواہ نہیں ہے کہ ہرن زخمی ہے یا پیچھے اس کی اولاد ہے۔اس کو اس سب سے کوئی سروکار نہیں ہے وہ ایک شکاری ہے اور فوٹو گرافی اسکا پیشن ہے۔اور یہ دونوں کام ملا کر اس کا پیشہ ہیں۔اس کے لئے یہ معمول کی بات ہے لیکن ہر ہرن جو جال میں پھنستا ہے وہ پہلی مرتبہ پھنستا ہے۔مگر وہ جال بچھانے والا اس جال کو ہزار مرتبہ پہلے بھی بچھا چکا ہوتا ہے۔

اسی طرح سے یہی فلسفہ ہم انسانوں کی زندگی کا بھی ہے۔ہم زخمی ہیں، بیمار ہیں، معاشی طور پر کمزور ہیں یا پھر ذہنی انتشار کا شکار ہیں!۔۔۔ہماری مدد کرنے کوئی نہیں آئے گا بلکہ سب تماشا دیکھنے آ جائیں گے۔

اب یہ تم پر منحصر ہے کہ تم اپنے آپ کو تماشا بننے دیتے ہو یا پھر مثال!"۔۔۔اک لمبی تفصیل ماہر نفسیات کی جانب سے پیش کی گئی۔ہماری تلخ زندگیوں کا کڑوا سچ!

۔تم صحیح کہہ رہے ہو!۔۔۔میں خود کو اس فیز سے نہیں نکال پا رہا ہوں"

!میں نے پھر سے اسموکنگ شروع کر دی ہے۔"۔۔۔شکستہ و آزردہ لہجہ

اسموکنگ میرا اسکیپ موڈ تھا۔لیکن میں نے خود کو ہانیہ کے کہنے پر بدلا۔۔۔اس"

کے کہنے پر اسموکنگ کو اسکپ کیا لیکن اس نے کیا کیا؟۔۔۔مجھے یوں بیچ راہ میں

۔چھوڑ کر چلی گئی۔میں نے اس کی خاطر سمجھوتے برداشت کیئے

!۔لیکن جب اس کی باری آئی تو اس نے یوں ہاتھ چھڑا لیا"۔۔۔۔شکائیتی لہجہ

دیکھو رحمان اب تم ایک میچور انسان ہو"

تیس سالہ رحمان بنو تین سالہ چھوٹا بچہ نہیں جس کو قدم قدم پر سہاروں کی

۔ضرورت ہوتی ہے

اس طرح سے چھوٹے بچوں کی طرح واویلا مچا کر کیا کرنا چاہتے ہو تم"۔۔۔۔فرید

۔اب کہ برہمی سے دونوں ہاتھ میز پر ٹکائے تھوڑا سا آگے کو ہو کر بولا

اس کی آواز دھیمی مگر سخت تھی۔

میں ایک میچور انسان ہوں تبھی باتوں کو محسوس کرتا ہوں"۔

بچے کسی بھی بات کو گہرائی میں محسوس نہیں کرتے ہیں۔

وہ ایک لمحہ جھگڑتے ہیں اور دوسرے لمحے صلح جو انداز میں بیٹھے ہوتے ہیں۔

مگر ہم"۔۔۔ سینے پر دستک دی۔"ہم دلوں سے نفرت نہیں نکال پاتے ہیں۔ حسد، بغض اور کینہ ہمارے دلوں میں ایک امر بیل کی طرح جڑیں پکڑ لیتا ہے۔

اور اندر سے ہمارا وجود کھوکھلا کر دیتا ہے۔

تمہیں لگتا ہے کہ میں سہارے ڈھونڈ رہا ہوں؟"۔۔۔ ابرو اچکا کر استہزائیہ انداز میں سوال کیا۔

میں نے بہت عرصہ پہلے ہی سہارے تلاشنا چھوڑ دیا تھا جب میرے باپ نے مجھے"

۔گھر سے نکالا تھا

۔جانتے ہو اس وقت تم بھی نہیں تھے میرے ساتھ

مجھے میری ڈینیل فیز میں سے نکالنے والا کوئی نا تھا سوائے میرے"۔۔۔۔رحمان

۔اب دھیمی آواز کیے غرانے والے انداز میں بولا

رحمان تمہاری باتوں سے یہی نتیجہ اخذ کیا ہے میں نے کہ ہانیہ تمہیں ابھی بھی"

۔ہانٹ کرتی ہے۔اور تمہاری بھلائی کے لیئے ہی یہ سب کہہ رہا ہوں

تمہیں میری نیت پر شک ہے کیا؟"۔۔۔۔شکائیتی نگاہیں اس کے چہرے پر ٹکائے

۔پوچھا

یقین تو مجھے اپنے آپ پہ بھی نہیں!۔۔۔تم کیا چیز ہو فرید درانی"۔۔۔۔یہ لیجئے"

۔صاف منہ توڑ جواب

!اس بندے کا نجانے کیا بنے گا

میں پھر بھی یہی کہوں گا کہ خود سے جھوٹ بولنا بند کر دو۔کوئی انسان کسی بھی" انسان کے کہنے پر خود کو بدل نہیں سکتا۔آپ اپنے اصل سے بھاگ نہیں سکتے ۔ہیں۔آپ کو خود کو جیسے ہیں ویسے ہی قبول کرنا پڑتا ہے

۔تم اسموکنگ کرو،ڈرنکنگ کرو یا ڈرگز پر لگ جاؤ

باقی سب کا اس سب میں کوئی خسارہ نہیں ہے۔اگر کوئی خسارے میں رہے گا تو وہ ۔تم خود ہو

۔دن بدن کو کھلا وجود تمہارا ہوگا۔نا تمہاری ماں کا نا بیٹی کا نا بھائی کا نا ایکس وائف کا

اگر تم اپنے لئے کچھ کرنا چاہتے ہو تو جواب دو۔میں حاضر ہوں۔لیکن اگر تم خود کو دوسروں کی خاطر بدلنا چاہتے ہو تو کسی بھی ریہیب سنٹر جا سکتے ہو۔کیونکہ میں

نفسیاتی مسائل کا معالج ہوں۔نا کہ جسمانی۔"۔۔۔اور یہ ایک ماہر نفسیات کا کاری وار۔

جس پہ رحمان تلملا کر رہ گیا۔

میں نفسیاتی مریض نہیں ہوں!"۔۔۔اپنے کہے کی تائید چاہی۔"

اگر تم نفسیاتی مریض نہیں ہو تو یہاں اس وقت میرے سامنے کیوں بیٹھے ہو"۔۔۔سوال کے بدلے بے رحم سوال۔

جس پر رحمان ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

اور دروازہ زور سے مارتا باہر نکل گیا۔پیچھے اس ماہر نفسیات کے چہرے پر معنی خیز مسکراہٹ چھا گئی۔اب کہ اس کا سیل فون اس کے ہاتھ میں تھا اور وہ نمبر ملا رہا تھا۔اگر اسکرین کو غور سے دیکھو تو اس پہ ہانیہ عبید لکھا آ رہا تھا۔

یہ بندہ ڈبل کراس کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

۔ہیلو مسز رحمان !۔۔۔کیسے مزاج ہیں آپ کے "۔۔۔۔خوش آمدی لہجہ "

او پلیز شٹ اپ "۔۔۔ازلی بے عزتی والا جواب۔"میری اور رحمان کی علیحد گی ہو چکی ہے۔میں صرف اپنی بیٹی کے حصول کے لئے تم سے مدد مانگ رہی ہوں۔"۔۔۔۔اب کہ ہانیہ مدعے کی بات پہ آئی۔جبکہ فرید کے لبوں پہ معنی خیز ۔مسکراہٹ چھاگئی

جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے میں ماہر نفسیات ہوں۔کوئی جاسوس نہیں جو آپ کے "۔لئے یہ کام کروں

اس کے لیے آپ کو مجھے الگ سے پیسے دینے ہوں گے "۔۔۔۔آہ۔پیسے کا پجاری ۔بندہ

میں تمہارے اکاؤنٹ میں آل ریڈی پیسے بھجوا چکی ہوں۔اور تمہاری اور میری" آخری ملاقات کی ویڈیو میرے پاس محفوظ ہے۔اگر تم چاہو تو ایک کلک !۔۔۔اور

ویڈیو رحمان تک پہنچ جائے گی۔پھر تم جانو اور رحمان جانے"۔۔۔ہانیہ لاپرواہی

۔سے بولی جبکہ فرید نے دانت کچکچائے

۔یہ عورت اور اس کی چالاکیاں

۔رحمان کے ساتھ رہتی تو اس کو پیچ کھاتی

۔بے اختیار اس نے یہ سوچا

ٹھیک ہے۔میں آپ کو جلد ہی انفارم کروں گا اس سلسلے میں"۔۔اتنا کہہ کر"

۔فرید نے کال کٹ کردی

۔دوسری جانب ہانیہ نے سرد سانس خارج کی۔اور بالکونی کی جانب بڑھ گئی

عائشہ کچھ دیر قبل ڈرائیور کے ساتھ واپس جاچکی تھی۔وہ جب سے یہاں پر آئی تھی

۔ہانیہ سے ایک پل بھی الگ نہیں ہوئی۔اس کی گود میں بیٹھ کے سارا وقت گزارا

ایک عجب احساس ہانیہ کے اندر بھی سرائیت کر گیا تھا۔عائشہ کی پیدائش ہے وقت

۔وہ چند گھنٹے اس کے پاس رہی تھی۔اور پھر رحمان اس کو آ کے لے گیا تھا

۔ہانیہ کی یاداشت میں آج بھی وہ لمحات کسی فلم کی طرح محفوظ تھے

ماضی:-

ہسپتال کے کمرہ نمبر 34 میں ہانیہ عبید بستر پر نیم دراز تھی۔اس کے چہرے کی رنگت زردی مائل ہو رہی تھی۔قریب کھڑی لیڈی ڈاکٹر نرس کو ہدایات دے رہی تھی۔

"ان کو فوری طور پر خون لگنا چاہیئے۔یہ بہت کمزور ہیں۔ڈیلیوری کے وقت خون کافی مقدار میں بہہ چکا ہے۔اسی لئے ان کو ہم ابھی آئی سی یو میں ہی رکھیں گے۔تم ان کے گھر والوں سے کہو کہ وہ بلڈ کا انتظام کریں"۔۔۔لیڈی ڈاکٹر اتنا کہہ کر وہاں سے چلی گئی جبکہ ہانیہ کی نظریں اپنی نوزائیدہ بچی کو تلاش کر رہی تھیں۔نرس نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا تو مسکرا دی۔

آپ اپنی بیٹی کو ڈھونڈ رہی ہیں نا۔میں ابھی لاتی ہوں"۔۔۔۔اتنا کہتے ہی وہ نرس" کمرے میں موجود بے بی کارٹ کی جانب بڑھ گئی۔سرخ و سفید رنگت والی وہ بچی ۔دیکھنے والے کا دل موہ لیتی تھی

۔نرس احتیاط سے بچی کو لے کر ہانیہ کی جانب آئی اور ہانیہ کی گود میں رکھ دیا

اس ننھے وجود کو اپنی آغوش میں لیتے ہی ایک نیا احساس ہانیہ کے رگ و پے میں سرائیت کر گیا۔کچھ دیر قبل جس تکلیف دہ مرحلے سے وہ گزری تھی اس پھولے ہوئے سفید بالوں والی بچی کو دیکھ کر سوا ہو گئی تھی۔ہانیہ اس ننھی جان کے نرم لمس کو انگلی کی پوروں سے چھو کہ محسوس کر رہی تھی۔جس پر اس بچی کی نیند میں خلل ۔کے باعث اپنی معصوم آنکھیں کھول گئی۔ان کا رنگ سبز تھا ہو بہو رحمان جیسا

جبکہ چہرے کے نقوش ہانیہ سے لئے تھے۔بے ساختہ ہانیہ نے اس کے سرخ گالوں ۔کو لبوں سے چھوا۔جبکہ ماں کے نرم لمس پر وہ بچی بھی کھلکھلا دی

۔اتنے میں کمرے کا دروازہ کھلا اور رحمان اندر داخل ہوا


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

۔ہانیہ پہ نظر پڑی تو دل بے اختیار دھڑکا

سیاہ بال جوڑے میں مقید تھے اور چہرہ زردی مائل تھا۔سیاہ آنکھیں اشتیاق سے گود میں موجود ننھی بچی پر جمی تھیں۔جس کے چہرے کو وہ بار بار انگلی کے پوروں سے چھو رہی تھی۔رحمان نے اک نظر بچی کی جانب دیکھا اور پھر چھوٹے چھوٹے قدم

۔اٹھاتا قریب آیا

۔ہانیہ نے رحمان کی جانب دیکھا اور دلکشی سے مسکرائی

دیکھو رحمان !۔۔۔ہماری بیٹی۔یہ بالکل تمہارے جیسی ہے۔دیکھو اس کی" آنکھیں بھی تمہارے جیسی سبز ہیں۔"۔۔۔وہ پرجوش سے انداز میں بول رہی تھی مگر مقابل کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہو رہا تھا۔یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی اس کی ۔جان نکال رہا ہو۔اور محبوب شخص سے علیحدگی جان نکالنے سے کم نہیں ہوتا ہے


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں یہ بالکل میری طرح ہے"۔۔۔رحمان سرد آواز میں بولا۔جس پر ایک پل کو ہانیہ نے اس کے چہرے کی جانب دیکھا۔اور پھر اپنی گود میں موجود بچی کو۔چند لمحے قبل خوشی کے جذبات اب کہ متغیر ہو چکے تھے۔دل خوف میں گھر چکا تھا۔

"اچھا ہے نا تم پر نہیں گئی۔تمہارے بعد لوگ یہ تو نہیں کہیں گے نا کہ ہانیہ کی بیٹی ہے۔کیونکہ تم تو ایک مہینے کے بعد یہاں سے جا رہی ہو"۔۔۔عام سا لہجہ۔مگر ایک ماں کے دل کو چیر دینے کو کافی تھا۔

"میری بیٹی میرے پاس رہے گی۔اس کو میں نے پیدا کیا ہے اور یہ میرے وجود کا حصہ ہے۔میں کسی کو بھی اجازت نہیں دوں گی کہ وہ مجھ سے میری بیٹی کو دور کرے۔"۔۔۔ہانیہ کی آواز میں غراہٹ تھی جس پر رحمان طنزیہ مسکرایا۔

"وہی حصہ جس کو کچھ عرصہ پہلے تم ختم کر دینا چاہتی تھی"۔۔۔اور یہ تھا کاری وار۔

ہانیہ کو اپنا دل جلتا ہوا محسوس ہوا۔کیسے وہ سفاک بنا اس پہ تبصرے کر رہا تھا۔

رحمان وہ ماضی کی باتیں تھیں۔۔۔حال میں کیا ہے یہ ضروری ہے۔اور اس" وقت میرے پاس میری بیٹی ہے اور وہ مجھے جان سے عزیز ہے"۔۔۔ماں کی محبت ۔جوش مار رہی تھی

توکیا تم نے جو فلم سائن کی ہے اس سے ریزائن کر دو گی"۔۔۔اک موہوم سی" ۔امید کی کرن

۔اس کے برعکس مقابل کے چہرے کے نرم تاثرات اب کہ سخت ہو چکے تھے

؟تم سے کس نے کہہ دیا کہ میں ایسا کر رہی ہوں"

میں اپنی بیٹی اور اپنے کریئر کو ایک ساتھ لے کر چل سکتی ہوں۔اس کے لئے مجھے اپنی بیٹی سے دور جانے کی ضرورت نہیں"۔۔۔۔ہانیہ بچی پر نظریں ٹکائے بولی ۔جس کے ننھے ہاتھ میں اس کی انگلی تھی

اور وہ بچی معصومیت سے مسکرا رہی تھی۔یہ منظر اتنا مکمل تھا جتنا ایک ماں اور بیٹی کا رشتہ ہوتا ہے۔لیکن انا۔۔۔یہ بہت سے گھاٹے کے سودے کرواتی ہے۔یکدم رحمان نے بچی کو ہانیہ کی گود میں سے اٹھایا اور خاکی رنگ کا لفافہ اس کی گود میں پھینکنے کے سے انداز میں دھرا۔

یہ تمہاری آزادی کی ضمانت ہے۔اب تمہارا مجھ سے اور اس بچی سے کوئی تعلق نہیں"۔۔۔رحمان کے لہجے سے نرمی مفقود تھی۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کسی طرح وہ ہانیہ کو یہ سب کرنے سے روکے۔لیکن تقدیر کے ہاتھوں وہ بھی مجبور تھا۔اور ہانیہ جیسی خودسر لڑکی کو کسی بات کے لئے منانا سب سے مشکل تھا۔

یہ۔۔۔یہ کیا ہے"۔۔۔اٹکتے لہجے میں سوال پوچھا"۔

اتنی جلدی بھول بھی گئیں تم!۔۔۔چھ ماہ پہلے ہماری کیا ڈیل ہوئی تھی"۔

۔اور یہاں ہانیہ کو چپ لگ گئی

گزرے چھ ماہ ان کے حال کے درمیان حائل ہو گئے تھے۔ گزرے لمحوں کو اپنا

۔ذکر بہت دلکش لگتا ہے۔ جبکہ ان سے جڑے لوگوں کو ناگوار

۔رحمان نے اپنا جھکا ہوا سر اٹھایا اور ہانیہ کی جانب دیکھا

دیکھو جب تک یہ بچہ پیدا نہیں ہو جاتا تم مجھ سے علیحدہ ویسے بھی نہیں ہو"

۔سکتی۔"۔۔۔ ابھی وہ اتنا ہی بولا تھا کہ ہانیہ نے اس کو ٹوکا

ایک منٹ۔۔۔ کس نے کہا کہ میں یہ بچہ دنیا میں لاؤں گی"۔۔۔۔ سفاک"

۔لہجہ۔ جس پر کوئی بھی دہل جائے

میں کل ہی اپنی ڈاکٹر سے کنسلٹ کر کے ابارشن کی اپائنٹمنٹ لے رہی"

ہوں۔"۔۔۔ جتنے عام سے انداز میں ہانیہ بولی تھی اتنی ہی حیرت رحمان کو اس کے

۔اس رویے پہ ہوئی تھی

www.novelsclubb.com

وہ کیسے اتنی بڑی بات کہہ سکتی تھی۔وہ ایک معصوم جان کو قتل کرنے کا سوچ رہی تھی۔اوہ۔۔خدایا

رحمان چند لمحے توشل سا اس کو دیکھے گیا۔

اس کا حسین چہرہ اپنی تمام تر کشش کے باوجود بے رونق لگ رہا تھا۔

آج وہ کوئی اجنبی لگ رہی تھی۔یہ وہ ہانیہ تو تھی ہی نہیں جس کو رحمان جانتا تھا۔

تم ایسا کیسے کرنے کا کیسے کہہ سکتی ہو"۔۔۔رحمان کو اپنی آواز کسی کھائی سے آتی" محسوس ہوئی۔

اب تمہارے ساتھ تو میں رہ نہیں رہی۔تو اکیلی کہاں سنبھالوں گی اس بچی کو۔اور" پھر یو نو میری خوبصورتی پہ بھی اثر پڑے گا۔تو یہ تو تم جانتے ہی ہو کہ میں گھاٹے کا سودا نہیں کرتی"۔۔۔ہانیہ اپنی سیاہ آنکھیں اک ادا سے جھپکا کر بولی۔

ہانیہ تم چاہتی ہو نا کہ میں تمہیں نا روکوں اس فیلڈ میں کام کرنے سے"۔"

۔بالکل"۔۔۔دوبدو جواب آیا"

توتم اس بچے کو یوں ختم مت کرو۔میں اکیلے ہی اس کو سنبھال لوں گا۔جیسے تم کہو" ۔گی میں وہی کروں گا۔بس ابارشن والی بات دوبارہ مت دہرانا

میں تمہیں خود طلاق دے دوں گا۔بس اس بچے کی زندگی مت چھینو"۔۔۔۔منت بھراانداز جس پر ایک پل کو ہانیہ بھی پگھل گئی۔آخر کواس کی محبت تھا یہ شخص،اور اس بچے کا باپ!

اس کا بھی توحق تھااس پہ۔اوراس کو توبس رحمان سے علیحدہ ہوناتھا۔اس بچے سے ۔تو ویسے ہی کوئی مسئلہ ناتھا

ٹھیک ہے۔مگر جس دن یہ بچہ پیدا ہوگااس دن تم خود مجھے طلاق کے دستخط شدہ" ۔کاغذات دوگے"۔۔۔ضدی وہٹ دھرم لہجہ۔اپنی بات منوانے کا زعم

۔ٹھیک ہے"۔۔۔شکستہ وہاراہوالہجہ"

www.novelsclubb.com

اور آج اگر تم ماضی سے حال تک کا سفر کرو تو وہ دن آن وارد ہوا تھا جب رحمان خود

۔اس کی بات کو پورا کر رہا تھا

۔مگر اب کہ وہ ایسا نہیں چاہتی تھی

رحمان تم کیا میری بات سن سکتے ہو"۔۔۔مدھم آواز۔نظریں گود میں موجود"

۔خاکی رنگ کے لفافے پر جمی تھیں

بولو سن رہا ہوں"۔۔۔ننھے معصوم چہرے پر نظریں ٹکائے رحمان بولا۔جبکہ وہ"

۔بچی بھی آنکھیں پٹپٹا کر دیکھ رہی تھی

میں ہمارے رشتے کو ایک چانس دینا چاہتی ہوں"۔۔۔یہ خواب تھا یا حقیقت۔جو"

۔الفاظ رحمان نے سنے تھے وہ اس کے لیے زندگی کی نوید تھے

۔کیا تم سچ کہہ رہی ہو"۔۔۔شاکی لہجہ۔تائید کا منتظر"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہاں۔۔۔ہماری بیٹی کے لئے۔۔۔مجھے تم سے الگ نہیں ہونا۔میں نہیں چاہتی کہ " ہماری بیٹی ایک miserable life گزارے"۔۔۔سوچ سوچ کر الفاظ ادا کئے۔

یعنی تم پھر شوبز میں بھی نہیں جارہی ہے نا۔"۔۔۔رحمان پر جوش لہجے میں بولا۔اس برعکس ہانیہ نے اتنی ہی تیزی سے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔

میں نے ایسا کب کہا؟۔۔۔میں شوبز نہیں چھوڑ رہی۔لیکن تم سے طلاق بھی" نہیں لینا چاہتی اب۔

بس اتنی سی بات ہے۔ہماری بیٹی کی خاطر ہم دونوں ساتھ رہ سکتے ہیں۔"۔۔۔نظریں مقابل کے چہرے پر ٹکائے وہ تاثرات جانچ رہی تھی۔

یہ سن کر رحمان کے چہرے کی ساری خوشی ہوا ہو گئی۔وہ کیا سمجھ رہا تھا اور وہ کیا کہہ رہی تھی۔

۔تمہارے شوبز میں جانے سے ہماری بیٹی کا مستقبل سو فیصد خراب ہو گا"

کیونکہ مجھے اس کام سے نفرت ہے اور میں اس کی کبھی اجازت نہیں دوں گا۔اور اگر ہم دونوں ساتھ رہنے کا سوچ بھی لیں تو روزانہ اسی موضوع پہ ہماری بحث ہو گی۔ہم لڑیں گے جھگڑیں گے جس کا برا اثر ہماری بیٹی پر پڑے گا۔اسی لیے ان کاغذات پر دستخط کر دو۔کیونکہ اپنی بیٹی کی کسٹڈی تو میں باآسانی لے سکتا ہوں۔مجھے تم روک نہیں سکتی اس سب سے۔مگر یہ یاد رکھنا کہ اس کے بعد تم اس ۔بچی کا چہرہ تک نہیں دیکھ سکو گی۔"۔۔۔سرد برفیلے لہجے میں دھمکی دی

ہوتا ہے اکثر کہ انسان ریت کو سونے کے ذروں کی مانند سمجھتا ہے۔اور اس کو اکٹھا ۔کرنے کی کوشش کرنے میں اپنے ہیرے گنوا بیٹھتا ہے

کرئیر فوکسڈ ہونا بھی اچھی بات ہے مگر جس شعبے کو آپ نے اپنا آبسیشن بنایا ہوا ہے ۔پہلے اس کو ضرور دیکھ لیں کے اس کی مارکیٹ ویلیو کیا ہے

کیونکہ اگر ایک معزز شعبے کا انتخاب آپ کو معتبر بناتا ہے۔اس کے بر عکس ایسا شعبہ جہاں آپ کو اپنا آپ بیچنا پڑے وہ خود کو ہاتھ سے پکڑ کر گہرے کنویں میں دھکا دینے کے مترادف ہے۔

مگر ہانیہ کو کون بتائے۔فی الوقت اس کی آنکھوں کے سامنے بھی تو سنہرا سراب گھوم رہا ہے نا۔

تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔یہ میری بھی بیٹی ہے"۔۔۔ہانیہ غرانے والے لہجے میں" بولی۔

تو پھر اس کے لیے قربانی دے دو ایک۔مائیں تو اپنے بچوں کے لئے کتنی قربانیاں" دیتی ہیں"۔۔۔مقابل بھی رحمان تھا۔آج تک اگر وہ اس کی کا مانتا آیا تھا تو اب اپنی منوانا جانتا تھا۔لیکن شائد اس کا پالا ابھی کسی ڈھیٹ سے نہیں پڑا تھا۔

ٹھیک ہے لے جاؤ اس بچی کو۔ایک دن تم خود اپنے انہی پیروں پر چل کر میرے" پاس میری بیٹی کو لاؤ گے جن پر یہاں سے لے کر جا رہے ہو۔

۔اور ایک بات یادرکھنا جو مائیں قربانیاں دیتی ہیں وہ ہانیہ عبید نہیں ہوتیں

اور ہانیہ عبید نے قربانی دینا سیکھا ہی نہیں"۔۔۔۔سرد تاثرات میں ہانیہ اتنا کہہ کر

۔منہ موڑ گئی۔جبکہ رحمان کا سارا اعتماد جھاگ کی طرح بیٹھ گیا

یوں اپنی نوزائیدہ بچی کو اٹھائے ہسپتال کے اس کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ ہانیہ کی

۔نظروں نے دروازہ بند ہونے تک اس کا تعاقب کیا

آنسوؤں کا گولہ تھا جو اس کے حلق میں اٹک گیا تھا۔آخر وہ کیسے سمجھاتی رحمان کو یہ

۔سب

۔وہ اس کے خوابوں کا دشمن کیوں بن بیٹھا تھا

مانا کہ وہ نہیں لانا چاہتی تھی اس بچے کو دنیا میں لیکن اب اسے احساس ہو رہا تھا وہ غلط

۔تھی

آنسواب کہ قطروں کی صورت بہنا شروع ہو چکے تھے۔اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپائے رونے لگی۔نرس جو اس کے چیک اپ کے لئے اندر آئی تھی ہڑبڑا گئی۔

"کیا ہوا۔۔آپ ٹھیک ہیں۔آپ کو کہیں درد ہو رہا ہے مجھے بتائیں میں آپ کی مدد کرتی ہوں"۔۔۔فکر مندی سے وہ بولتی ساتھ ساتھ ہانیہ کی کمر کو بھی سہلا رہی تھی۔

"کوئی بھی میری مدد نہیں کر سکتا ہے۔کوئی بھی نہیں۔"۔۔۔سر کو دائیں بائیں نفی میں ہلاتے وہ روتے ہوئے بولی جبکہ نرس کی نظریں خالی بے بی کارٹ پر پڑی تو وہ ششدر رہ گئی۔

"آپ کی بیٹی کہاں گئی"۔۔۔وہ بس یہی الفاظ ادا کر سکی۔

"وہ چلی گئی۔۔۔وہ اس کو لے گیا"۔۔۔بر بط طریقے سے وہ رونے کے درمیان بامشکل بولی۔

۔"کون لے گیا"

۔اس کا باپ "۔۔۔اتنا کہہ کر ہانیہ خاموش ہو گئی۔اور سر کو پیچھے کو گرالیا"

آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانا شروع ہو گیا تھا۔ارد گرد موجود سارے منظر گڈ مڈ ہو رہے تھے۔کوئی عورت تھی جو کمرے کے اندر داخل ہوئی تھی مگر تمام آوازیں دم توڑ رہی تھیں۔اور چند لمحوں بعد گہری خاموشی و تاریکی چھا گئی۔جہاں پہ بس ۔سکون تھا

جبکہ ڈاکٹر اب ہدایات دے رہے تھے۔لوہے کی سوئیاں اس کے جسم پہ جگہ جگہ لگا ۔رہے

۔اپنی کہانی کو روک کر ہم کچھ دیر کے لیے حال میں لوٹتے ہیں

---

www.novelsclubb.com

اب ہم سفید ستونوں والی عمارت کی جانب واپس لوٹتے ہیں جہاں اسٹیج کے سامنے موجود ہے۔

اس کے لب ایک مرتبہ پھر سے اپنا سوز بکھیرنے لگے تھے۔

(3) نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنْزَلَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ "

ترجمہ:-اُس نے تجھ پر یہ سچی کتاب نازل فرمائی جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اُسی نے اس کتاب سے پہلے تورات اور انجیل نازل فرمائی۔

اس دنیا میں ہماری راہنمائی کے لیے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو چیزیں چھوڑ کر گئے ہیں۔

ایک کتاب اللہ!۔۔۔اور دوسری اپنی سنت۔

اور جو کتاب ہم پہ نازل کی گئی ہے اس کے سچا ہونے میں کوئی شک نہیں ہے اور یہ باقی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔

www.novelsclubb.com

اس آیت میں اللہ تعالیٰ یہی کہہ رہے ہیں کہ تورات اور زبور بھی انہی نے نازل کی ہے۔ان کتابوں کی الہامی کتب ہونے سے ہم میں سے کوئی شخص قطعی طور پہ انحراف نہیں کر سکتا ہے۔

کیونکہ یہ ہمارے ایمان کا لازمی جزو ہیں۔ گو کہ یہ اپنی اصل حالت میں موجود نہیں ہیں مگر ہمیں ان کی تعلیمات پر ایمان نہیں لانا ہے بلکہ ان کے الہامی کتب ہونے پر ایمان لانا ہے۔"۔۔۔اتنا کہہ کر وہ چند ثانیے ٹھہری۔بے ساختہ نگاہیں اوپر چھت کی جانب اٹھیں جہاں فانوس لٹکا ہوا تھا۔اس چھت کے پار نیلا آسمان تھا۔جو ہمہ وقت مختلف نظارے پیش کرتا تھا۔اور اسی آسمان کے رب سے وہ تعلق جوڑنے کے لئے کوشاں تھی۔

یا اللہ میری کوششوں کو قبول کر لیجئے گا۔اس نے بے ترتیب دھڑکتے دل کے ساتھ دعا کی۔ نجانے کیسا رعب سا تھا جو اس کو محسوس ہوتا تھا اپنے رب سے دعا مانگتے ہوئے۔

www.novelsclubb.com

ابھی بہت سے منزلیں طے ہونی تھیں۔ابھی تو مٹی صرف نم ہوئی تھی۔ کھیتی اگانے میں کافی وقت تھا۔

اب کہ وہ ایک مرتبہ پھر سے تلاوت کر رہی تھی۔

مِنۡ قَبۡلُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَاَنۡزَلَ الۡفُرۡقَانَ ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ لَھُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ؕ وَاللّٰہُ عَزِیۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ (4)

ترجمہ:-وہ کتابیں لوگوں کے لیے راہ نما ہیں اور اسی نے فیصلہ کن چیزیں نازل فرمائیں، بے شک جو لوگ اللہ کی آیتوں سے منکر ہوئے اُن کے لیے سخت عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ زبردست بدلہ دینے والا ہے۔

اس آیت کو ہم دو حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔پہلے حصے میں الہامی کتب کے نزول کا ذکر ہے۔

مِن قَبۡلُ ﴿ ''اس قرآن کو نازل کرنے سے پہلے'' ﴿هُدًى لِّلنَّاسِ﴾ لوگوں کو ﴿ ہدایت کرنے والی بنا کر'' ہدایت کی صفت ان تمام کے لئے ہے یعنی اللہ نے قرآن، تورات اور انجیل کو لوگوں کو گمراہی سے بچانے کے لئے رہنما بنا کر نازل کیا تھا۔ جس نے اللہ کی یہ ہدایت قبول کر لی، وہ ہدایت یافتہ ہوا اور جس نے قبول نہ کیا وہ گمراہ رہا۔

دو جہانوں کے رب کا ارشاد ہے کہ تمام الہامی کتابیں اسی نے نازل کی ہیں اور یہ تمام لوگوں کی راہنما ہیں۔

یعنی کہ جو ان کتابوں پر عمل پیرا ہو گا وہ دنیا و آخرت میں سرخرو ہو گا۔ جو ان سے انحراف کرے گا وہ منہ کی کھائے گا۔

وَأَنزَلَ الۡفُرۡقَانَ ﴿ ''اور اس نے فرقان کو نازل کیا۔'' یعنی دلائل و براہین ﴿ قاطعہ، جن سے تمام مقاصد و مطالب پایہ ثبوت کو پہنچ جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں اس نے مخلوق کی ضرورت کے مطابق تفصیل و تفسیر بیان کی ہے۔ جس سے احکام و

مسائل نہایت واضح ہو گئے ہیں۔لہٰذا کسی کے لئے کوئی عذر باقی نہیں رہااور اس پر

۔ایمان نہ لانے والے کسی شخص کے پاس کوئی حجت ودلیل باقی نہیں رہی

اگر مشرک لوگ کہیں کہ ہمیں کوئ اشارہ نہیں ملا کوئی پیغمبر نہیں آیا تو یہ ان کی

۔بے وقوفی ہو گی

کیونکہ دین آج سے چودہ سو سال قبل مکمل ہو چکا ہے۔اور کتاب اللہ اور اس کے

۔احکامات

اللہ کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام احکامات ہم لوگوں تک پہنچا

۔چکے ہیں

www.novelsclubb.com

ان احکامات میں کسی کمی بیشی کی گنجائش نہیں ہے۔جس نے ان احکامات کو لینا ہے

وہ پورے کا پورا لے !۔۔۔آدھے ادھورے یا اپنی مرضی کے مطابق نا موڑے

۔جیسا کہ پچھلی امتوں نے اپنی کتابوں کے ساتھ کیا ہے



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آج ہمارے بہت سے علماء قرآن کی تفسیر اپنے اپنے مسلک کے مطابق کرتے ہیں

!اور نعوذ باللہ اس قدر اس میں غلط باتیں تحریر ہوتی ہیں الامان

اللہ تو ان سب چیزوں سے بے نیاز ہے۔اس کو نہیں پرواہ آپ قرآن کو پڑھتے ہیں یا نہیں پڑھتے۔

۔اس کا ترجمہ صحیح کرتے ہیں یا من چاہا

!اس کی تفسیر کو اپنے دل کی تسکین کے مطابق کرتے ہیں یا اللہ کے دین کے مطابق

وہ اس دنیا میں آپ کو اشارے ضرور دے گا لیکن ان کو سمجھنا آپ کا اپنا کام ہے۔"۔۔۔چند لمحے خاموشی کی نظر ہوئے۔مجمعے میں چہ مگوئیاں شروع ہو چکی تھیں۔

؟یہ کیا وہ کہہ گئی تھی

قرآن توسب کاایک تھا! خدا بھی سب کاایک تھا۔ نبی بھی سب کاایک تھا۔۔۔ پھر
۔اختلاف کس چیز کا تھا؟۔۔۔بحث کیوں کر تھی

۔مگر سامنے موجود سیاہ آنکھوں والی لڑکی کو اس سب سے کوئی فرق ناپڑتا تھا

۔وہ ایک مرتبہ پھر سے اپنی مسحور کن آواز میں بولنا شروع ہو چکی تھی

۔اور دوسرے حصے میں ان احکامات سے رو گردانی کرنے والوں کو وعید سنائی ہے

اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ”جو لوگ اللہ کی آیتوں سے کفر کرتے ہیں“
حالانکہ اللہ نے انہیں خوب واضح فرمادیا اور تمام شبہات کو دور فرمادیا ہے۔ لَہُمۡ
عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ”ان کے لئے سخت عذاب ہے۔“ جس کی شدت کا اندازہ کرنا
ممکن نہیں اور جس کی حقیقت و کیفیت معلوم نہیں ہو سکتی۔ وَاللّٰہُ عَزِیۡزٌ ”
اللہ غالب ہے“ اس پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور ذُو انۡتِقَامٍ جو اس کی نافرمانی
“۔کرے اس سے ”بدلہ لینے والا ہے


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

یعنی کہ جو لوگ حکم خداوندی سے رو گردانی کرتے ہیں وہ پھر سخت عذاب کے مستحق ٹھہرائے جاتے ہیں۔

اللہ کی آیات سے منکر ہونے پر صرف مشرکوں اور کافروں پر عذاب نہیں آئے گا۔ مجھ پر"۔۔۔رک کر اپنی جانب اشارہ کیا۔"اور آپ پر۔ جو جو انکاری ہو گا وہ عذاب کا مستحق ہے۔ آج اس دنیا میں کوئی شخص ہماری اگر بات نا مانے تو ہم کس قدر نالاں ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ ہم کوئی توپ چیز تو ہیں نہیں نا!

اس دنیا کا نظام نعوذ باللہ ہمارے حکم سے تو چلتا نہیں۔ نا ہوا، نا بارش، نا سورج نا چاند، نا دن نا رات!۔۔۔کچھ بھی تو ہمارے تابع نہیں۔

مگر پھر بھی ہم کس قدر نالاں ہو جاتے ہیں دل کرتا ہے اس شخص کو تہس نہس کر دیں۔

تو پھر وہ جو تمام جہانوں کا خالق و مالک ہے۔ جس کے تابع تمام دنیا کا نظام ہے۔ اس کے احکامات سے رو گردانی کرنے پر عذاب بھی تو سخت ہی ملے گا۔

۔اس کی آیتوں کو جھٹلا کر کیا کوئی بچ سکتا ہے کبھی نہیں

۔اب لوگ کہتے ہیں ہمارے پاس کوئی نشانی نہیں آئی

؟آیات کیا ہیں

آیت کی جمع۔آیت کے معنی کیا ہیں؟۔۔۔نشانی کے ہیں۔یہ قرآن اس کی

۔سورتیں،آیتیں نشانیاں ہی تو ہیں آپ کے اور میرے لئے

اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں قرآن پاک میں کہ یہ دن،رات،سورج،چاند،ستارے

تمام چیزیں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔اب عقل والے ہی سمجھ سکتے ہیں کہ

۔یہ سب کیوں ہے اور کیسے ہے

www.novelsclubb.com

جن کی عقلوں پر پردہ ہے،اور دلوں پر مہر ہے وہ کیسے سمجھ سکتے ہیں یہ

سب؟"۔۔۔۔ایک اور آیت مکمل ہوئی۔اک نئی سوچ سامنے موجود لوگوں کے

۔ذہنوں میں گردش کرنے لگی۔اپنی ذات کو کھوجنے کی فکر نے جنم لیا



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

۔آخر کو ہماری ذات بھی تو اس رب بار تعالی کی قدرت کی ایک نشانی ہی ہے

اس آیت کے دوسرے حصے میں نافرمانوں کے لئے عذاب کی وعید ہے۔ان سے

۔ان کی کار گزاریوں کو انتقام اللہ زبردست طریقے سے لے گا

مثال کے طور پر جب دو لوگ آپس میں لڑتے ہیں اور وہ لڑائی انتقام کی شکل اختیار

۔کرلیتی ہے تب کیا ہوتا ہے ؟۔۔۔وہ ایک دوسرے کو مارنے پر تل جاتے ہیں

؟آج آپ بین الاقوامی سطح پر نظر دوڑائیں تو کیا دیکھیں گے

روس اور یوکرین کی جنگ !۔۔۔ایک انتقام بن چکی ہے۔ان کو کسی چیز کی پرواہ

۔نہیں ہے کہ بمباری میں کوئی قصوروار مرتا ہے یا بے قصور

۔لیکن اللہ تعالٰی کسی کو بھی ناحق سزا نہیں دیں گے بروز قیامت

بروز قیامت ہر حق دار کو اس کا حق مل کر رہے گا"۔۔۔۔چند لمحے،چند سانسیں

۔خاموشی کی نظر ہوئیں

www.novelsclubb.com



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

۔ایک مرتبہ پھر سلسلہ وہیں سے شروع ہوا جہاں سے رکا تھا

(5) اِنَّ اللّٰہَ لَا یَخۡفٰی عَلَیۡہِ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ"

۔اللہ پر زمین اور آسمان میں کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں

!واللہ

؟کیا یہ کوئی خوش خبری کی بات ہے؟۔۔۔یا ہمارے لئے وعید ہے

کہ وہ جو ہمارا مالک و خالق ہے اس نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے۔کوئی شے بھی اس

۔سے پوشیدہ نہیں

کیا زمیں، کیا آسماں۔۔۔سب ہی اس کی مٹھی میں ہیں۔زمین پر موجود پتھروں میں

رہنے والے کیڑے سے لے کر ہم انسان !۔۔۔ہم انسانوں سے لے کر آسمان میں

۔رہنے والے پرندے۔ان سب کے متعلق ہی تو اللہ تعالیٰ جانتے ہیں

www.novelsclubb.com

اس کا کوئی بندہ تکلیف میں ہے، تنہا ہے۔ کونے میں پڑا سسک رہا ہے۔ وہ اس سے بھی باخبر ہے۔

اس کا کوئی بندہ بیمار ہے۔ غمزدہ ہے۔ رنج میں ہے وہ اس سے بھی باخبر ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کس کے دل میں کتنا رنج ہے۔ وہ جانتا ہی کہاں کونسا زخم ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کس کا سینہ تنگ پڑ رہا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کس کا وجود زلزلوں کی زد میں ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہمارا دماغ کس کشمکش میں ہے۔ وہ 'الخبیر' ہے۔ وہ سب کچھ جانتا ہے جو اس دنیا میں ہو رہا ہے۔ اس کے علم سے کوئی شے بھی مخفی نہیں ہے۔

وہ یہ بھی جانتا ہے کہ ہم نے کس کا حق مارا ہے، وہ جانتا ہے کہ ہم نے کس کا دل دکھایا ہے۔ وہ جانتا ہے ہم نے کونسی مکروہ چالیں چلی ہیں۔ وہ جانتا ہے کہ ہم نے کون سے کبیرہ و صغیرہ گناہ کئے ہیں۔ وہ جانتا ہے اور یاد رکھتا ہے کہ ہم نے کب کب

اس کے احکامات سے منہ موڑا ہے۔ ہم نے کب، کہاں اور کس وقت اس کی آیات کا مذاق اڑایا ہے۔

اب مذاق اڑانے والی بات پہ آپ سب مجھ سے اختلاف کریں گے مگر میری اپنی زندگی میں ایسے بیسیوں لوگ موجود ہیں جو اللہ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ وہ indirectly ہی سہی مگر منہ تو موڑتے ہیں۔ آج ہمارے اور آپ کے درمیان کتاب اللہ اور سنت رسول صلی علیہ وآلہ وسلم موجود ہے۔ جس کو مضبوطی سے تھامنے کا کہا گیا ہے مگر آج ہم میں سے مجھ سمیت کتنے لوگوں کی اس چیز پہ گرفت ہے۔ بلکہ گرفت تو بہت بڑا لفظ ہے ہم نے تو اس جانب ہاتھ بھی نہیں بڑھایا۔ ہم تو بالکل ہی اس سے بے بہرہ ہو کہ رہ گئے ہیں۔"۔۔۔ایک آنسوؤں کا سیلاب تھا جو پلکوں کی باڑ توڑ کر باہر آنے کو بے تاب تھا۔ دل یوں تھا جیسے زخم کھرچے جا رہے ہوں۔ اپنی گزشتہ زندگی کسی فلم کی مانند سامنے چل رہی

www.novelsclubb.com

تھی۔ سینے میں اٹھتا درد۔ یہ جذبات وہاں موجود ہر دوسرے شخص کے تھے۔ سیاہ
۔آنکھوں میں نمی اُمڈ آئی تھی

۔حلق جیسے رندھ سا گیا تھا

آج ہم لوگ کیا کرنا چاہ رہے ہیں۔ ہم سب اللہ کو تو مانتے ہیں مگر اس کی کہاں"
مانتے ہیں۔ ہم عاشق رسول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ہونے کے دعوے تو کرتے ہیں
مگر کیا کبھی کسی سنت کو پورا کا پورا اپنایا ہے۔ ہم نے اللہ عزوجل کے کسی ایک حکم کو
۔بھی پورے کا پورا لیا ہے

مومن تو وہ ہے جو اللہ کے تمام احکامات کو پورے کا پورا قبول کرتا ہے۔ لیکن ہم
سب !۔۔۔ کیا کوئی ایک حکم بھی پورے کا پورا لیتے ہیں۔"۔۔۔۔ رکی اور سر کو نفی
۔میں ہلایا۔"ہم کسی ایک حکم کو بھی پورے کا پورا نہیں لیتے

یہ سب جانتے ہوئے بھی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھ رہے ہیں۔"۔۔۔۔ چند لمحے، چند
۔سانسیں ایک مرتبہ پھر سے خاموشی کو نظر ہوئیں

۔اب کی خاموشی اپنی اپنی ذات کے محاسبے کے نام تھی

(6) ھُوَالَّذِیۡ یُصَوِّرُکُمۡ فِی الۡاَرۡحَامِ کَیۡفَ یَشَآءُ ؕ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَالۡعَزِیۡزُالۡحَکِیۡمُ"

وہی جس طرح چاہے ماں کے پیٹ میں تمہارا نقشہ بناتا ہے،اُس کے سوا اور کوئی

۔معبود نہیں زبردست حکمت والا ہے

اس آیت میں ہم سب کے لئے بہت سے پیغامات مخفی ہیں۔اس کے معنی وسیع

۔پیمانے پہ بھی ہیں اور ذاتی پیمانے پہ بھی

یعنی کہ جو رب ماں کے رحم میں ہمارے وجود کو ایک خون کے لو تھڑے سے

تخلیق کرتا ہے۔اور ہمارے نقش بناتا ہے۔اور اس میں روح پھونک کر ہمیں

۔زندگی بخشتا ہے۔تو ہم کیسے اپنے اس رب کی تخلیق میں نقص نکال سکتے ہیں

آپ کو کوئی شخص نہیں پسند ٹھیک ہے اس سے دور رہ لیں۔لیکن اس میں خامیاں

نکال کہ اس کو ڈس اون کرنا بند کریں۔اس سے اس شخص کو تو ایذا پہنچے گا ہی مگر

ساتھ ساتھ آپ اس کے پیدا کرنے والی کی ناراضگی بھی مول لیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے کہ اس نے ہی تمام انسانوں کی صورتیں بنائیں اور احسن طریقے سے تخلیق کیں۔ جیسا کہ سورہ تین میں ارشاد ہے:-

(4) لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ

۔بے شک ہم نے انسان کو بڑے عمدہ انداز میں پیدا کیا ہے

۔تو پھر میں اور آپ کون ہوتے ہیں مزاق اڑانے والے

کسی کی ناک کا، کسی کی آنکھوں کا تو کسی کے ہونٹوں کا۔۔۔ کسی کے قد کا تو کسی کی جسامت کا۔

۔ایسا کر کے تو ہم اللہ کی تخلیق میں نقص نکال رہے ہیں نا

www.novelsclubb.com

ایک لمحے کو ٹھہر کر ذرا سوچیں کہ یہ کتنی ڈرا دینے والی بات ہے۔ مگر ہم سب بنا سوچے سمجھے یہ کام کرتے ہیں اور ہٹ دھرم بنے رہتے ہیں کہ ان کاموں کو غلط بھی نہیں سمجھتے ہیں۔

آیت کے دوسرے حصے میں اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ ان کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور تمام عقل کل، حکمت ودانائی میں سب سے اعلیٰ وارفع ان کی ذات ہے۔

اس کی کسی تخلیق میں کوئی خلل نہیں اس نے جس کو جیسا چاہا ویسا پیدا کیا ہے۔"۔۔۔۔اب کہ اپنے گزشتہ اعمالوں سے توبہ کا وقت تھا ان سب کے لئے سفید ستونوں والی چھت کے نیچے بیٹھے لوگوں کو اہل دین بننے کا عندیہ دینے کا وقت تھا۔

ھُوَالَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتَابَ مِنْہُ اٰیَاتٌ مُّحْکَمَاتٌ ھُنَّ اُمُّ الْکِتَابِ وَاُخَرُ"
مُتَشَابِھَاتٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَاتَشَابَہَ مِنْہُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَۃِ

وَابۡتِغَآءَ تَاۡوِیۡلِهٖ ۚ وَمَا یَعۡلَمُ تَاۡوِیۡلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوۡنَ فِی الۡعِلۡمِ یَقُوۡلُوۡنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنۡ عِنۡدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ

وہی ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری اُس میں بعض آیتیں محکم ہیں (جن کے معنٰی واضح ہیں) وہ کتاب کی اصل ہیں اور دوسری مشابہ ہیں (جن کے معنٰی معلوم یا معین نہیں)، سو جن لوگوں کے دل ٹیڑھے ہیں وہ گمراہی پھیلانے کی غرض سے اور مطلب معلوم کرنے کی غرض سے متشابہات کے پیچھے لگتے ہیں، اور حالانکہ ان کا مطلب سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں جانتا اور مضبوط علم والے کہتے ہیں ہمارا ان چیزوں پر ایمان ہے یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہی ہیں، اور نصیحت وہی لوگ مانتے ہیں جو عقلمند ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات برحق نے اس قرآن کی آیات نازل کی ہیں۔ جن میں سے بعض ایک دوسرے کی مشابہ ہیں۔ لیکن بعض ان میں محکم ہیں یعنی

www.novelsclubb.com

'ام_الکتاب'اس کتاب کی اصل ہیں۔ان کو مضبوطی سے تھام کر صراط مستقیم

۔آپ کا ہو گا

لیکن جن لوگوں کے دلوں میں مرض ہے یا ٹیڑھ ہے وہ متشابہات کی ورق گردانی

۔کرتے ہیں۔جس کا خاطر خواہ کوئی فایدہ نہیں البتہ نقصان ضرور ہے

۔کیوں کہ غیب کا علم اللہ

اور جو شخص اصل کو چھوڑ کر مشابہات میں پڑ گیا تو وہ گویا صراط مستقیم سے بھی ہٹ

۔گیا

جو راسخ علم والے ہیں وہ اپنے علم کی حد بندی کر لیتے ہیں۔اللہ کے احکامات کو بنا کسی سوال جواب کے تسلیم کر لیتے ہیں کیونکہ ان کے پاس وہ آنکھ ہوتی ہے جو حق کو پہچان لیتی ہے،وہ کان ہوتے ہیں جو حق کی آوازوں کو سنتے ہیں،وہ زبانیں ہوتی ہیں جو حق کے لئے لبیک کہتی ہیں۔وہ دل ہوتے ہیں جو اللہ کے حکم کو پورا کا پورا لے

لیتے ہیں۔"۔۔۔چند لمحوں کا توقف۔ مستفسر نگاہیں مجمعے.جی جانب دوڑائیں۔ مگر مطمئن وہ صبیح چہرے دیکھ کر وہ ایک مرتبہ پھر سے بولنا شروع ہو چکی تھی۔

"رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ هَدَيۡتَنَا وَهَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ (8)↖

ترجمہ:-اے رب ہمارے! جب تو ہم کو ہدایت کر چکا تو ہمارے دلوں کا نہ پھیر اور اپنے ہاں سے ہمیں رحمت عطا فرما، بے شک تو بہت زیادہ دینے والا ہے۔

اس آیت کی تفصیل ہم پچھلے آیت سے اگر ملائیں تو آپ یہ جانیں گے کہ وہ لوگ جو راسخ علم ہیں نا صرف حق کو پہچانتے ہیں بلکہ اس کو قبول کرنے کے بعد دعا کرتے ہیں کہ جب ان کو ہدایت مل جائے تو وہ گمراہ نا کئے جائیں۔ وہ ہر وقت اپنے رب کا ذکر کرتے ہیں۔ اس کے بتائے ہوئے احکامات کرتے ہیں اور اپنی دلوں کی سلامتی کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اپنے ایمان کی سلامتی کے فکر مند ہوتے

ہیں۔یہاں ایک دعا بتاتی چلوں جو ایمان مضبوط کرنے کی خاطر ہم سب کو پڑھنی چاہیے۔

ایمان والے صرف ایمان نہیں لاتے بلکہ اس ایمان کی سلامتی کے لئے دعائیں بھی کرتے ہیں۔اور اپنے رب کی رحمت کے طلبگار بھی ہوتے ہیں۔

رَبَّنَآ اِنَّکَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوۡمٍ لَّا رَیۡبَ فِیۡهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ (9) ↖

ترجمہ:-اے رب ہمارے! تو ایک دن سب لوگوں کو جمع کرنے والا ہے جس میں کوئی شک نہیں،بے شک اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

اور ساتھ میں یوم آخرت پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ایمان تب ہی لایا جاتا ہے جب آپ کو خود سے بازگشت کئے جانے کا علم ہو۔جب آپ جانتے ہی نہیں کہ آپ سے سوال جواب ہوں گے یا نہیں تو آپ کیسے کوئی تیاری کریں گے؟

جیسا کہ ہم میں سے بہت سے لوگ اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز میں جاتے ہیں، امتحانات بھی دینے ہوتے ہیں۔اور ہم فیل ہو جانے کے ڈر سے تیاری کرتے ہیں۔ لیکن کیا ہم اپنی زندگی کے اصل امتحان کی تیاری کر رہے ہیں؟ ذرا سوچیں کیا ہمارے قدم، الفاظ اور فکریں آخرت کے لئے ہیں؟

نہیں نا تو پھر ابھی سے خود کو تبدیل کر لیجیے۔اس سے قبل کے بہت دیر ہو جائے۔ کیونکہ جب رب دوعالم کا پیغام آجاتا ہے نا تو پھر آپ اس سے دور نہیں بھاگ سکتے۔اس دنیا کے کسی کونے میں نہیں چھپ سکتے ہیں۔

اِنَّ الَّـذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَنۡ تُغۡنِیَ عَنۡـهُـمۡ اَمۡوَالُـهُـمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُهُـمۡ مِّنَ اللّٰهِ شَيۡـئًا ؕ
وَاُولٰٓـئِكَ هُـمۡ وَقُوۡدُ النَّارِ (10)↖

ترجمہ:- بے شک جو لوگ کافر ہیں اُن کے مال اور اُن کی اولاد اللہ کے مقابلے میں ہرگز کام نہیں آئیں گے، اور وہ لوگ دوزخ کا ایندھن ہیں۔

اب آپ دنیا میں دیکھتے ہیں کہ ایک مومن شخص ہے تو وہ تنگ دستی کی زندگی گزارتا ہے۔ لیکن اس کے برعکس ایک منکر و کافر شخص عیش و آرام کی زندگی گزارتا ہے۔ تو یہ تو وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ایک مدت تک ڈھیل دی ہوئی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی رسی اللہ سبحان و تعالیٰ نے دراز کی ہوئی ہے۔ ان کی یہ سازشیں اور چالاکیاں کسی کام نا آئیں گی بروز قیامت۔ جیسا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ہے کہ کافر لوگوں کو ان کا مال اور اولاد کسی کام نا آئے گا کیونکہ بروز قیامت کسی کا بھی مال و دولت کسی کام کا نہیں ہے۔ وہ لوگ دوزخ کا ایندھن ہیں۔"۔۔۔ اتنا کہہ کر نازنین خاموش ہوگئی۔ اس کی زبان پہ جیسا کسی نے قفل لگا دیا ہو۔ وہ خاموشی سے واپسی کی جانب چل دی جبکہ باقی سب بھی حیران تھے کہ نجانے اس سیاہ آنکھوں والی لڑکی کو کیا ہوا ہے۔ جبکہ اس کی آنکھیں مارے ضبط کے سرخ ہو رہی تھیں۔

---

اب اگر تم کہانی کے دوسرے رخ کو دیکھو تو ساحر اور لارا ایک دوسرے کے مقابل کھڑے دیکھائی دیں گے۔

"یہ کیا طریقہ کار ہے؟۔۔۔ساری تمیز اور تہذیب بھلا دی ہے تم نے!"۔۔۔وہ کڑے تیور لئے پوچھ رہا تھا جبکہ لارا نے ہاتھ میں موجود سفید فائل پر نظر ڈالی اور پھر اس برہم چہرے پر۔

"مجھے تم سے ضروری بات کرنی تھی"۔۔۔پرسکون و سرد لہجہ!

"ضروری بات کرنی تھی یا میرے گھر کا دروازہ توڑنا تھا"۔۔۔لہجے کی برہمی ابھی بھی کم نا ہوئی تھی۔

"دونوں!۔۔اب بتاؤ دروازے پر کھڑا رکھو گے یا اندر چلو گے"۔۔۔تپانے والے لہجے میں لارا اتنا کہتی اندر کی جانب بڑھ گئی۔ جبکہ ساحر بھی دروازہ زور سے بند کرتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

'آہ تمیز و تہذیب کے علمبردار'۔۔۔زاہرہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔

"بولو کیا بات کرنی ہے"۔۔۔ساحر اس کو صوفے پہ بیٹھتا دیکھ سخت لہجے میں بولا۔دونوں ہاتھ اب کہ سینے پہ باندھ لئے تھے۔

"I am expecting"

یہ سننا تھا کہ ساحر کو اپنے کان سن ہوتے ہوئے محسوس ہوئے۔وہ کہاں کی تیاریوں میں تھا اور یہ سب کیا تھا؟

لارا کا یہ جملہ اس کے اٹھے ہوئے کندھے ڈھلکا گیا۔

"Are you mad? If it's a joke، I'll let it go"

ساحر بنا کسی تاثر کے سیاہ آنکھیں مقابل کے چہرے پر گاڑھے بولا۔

"یہ مذاق نہیں ہے حقیقت ہے!۔۔اور ثبوت تمہارے سامنے موجود یہ فائل ہے۔دیکھ سکتے ہو"۔۔۔دوسری جانب سے بھی اپنی بات پر مہر لگائی گئی۔

جس پر ساحر کی ساری خوش فہمی ہوا ہوئی۔ مگر اب اس کا دماغ تیزی سے اگلا لائحہ عمل طے کر رہا تھا۔

"مجھے اس فائنل سے کوئی سروکار نہیں ناہی اس بچے سے"۔۔ رکا اور انگلی سے لارا کی جانب اشارہ کیا۔ "ناہی تم سے۔ اس لیے یہ فائل اٹھاؤ اور جن قدموں پر یہاں آئی تھی انہی قدموں پر واپس چلی جاؤ"۔۔۔ سفاک و بے رحم انداز۔ اس جواب پر لارا کی آنکھیں بھر آئیں۔

"تم! تم اتنے بے رحم کیسے ہو سکتے ہو۔ جو مجھ سے محبت تھی کیا وہ اتنی سی تھی کہ یوں ختم ہو جاتی۔ میں نے تمہاری محبت میں ہر حد ختم کر دی۔ باقی سب کو چھوڑ کر تمہیں چنا۔ اور تم آج مجھے یوں بے آسرا کر رہے ہو"۔۔۔ بھرایا شکوہ کناں لہجہ۔

"تو میں نے تو ایسا نہیں کہا تھا کہ سب کو چھوڑ کر مجھے رکھو۔ اور تصحیح کرو ہمارے درمیان محبت نہیں تھی۔ ہمارے درمیان صرف ایک تعلق تھا جو یہاں اس ملک

www.novelsclubb.com

میں عام ہے۔اس کے لیے اتنا سنجیدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔"۔۔۔وہ حد کا بدحاظ تھا اس بات کا ادراک آج ہوا تھا اسے۔

"ٹھیک ہے مجھ سے محبت نہیں تھی تو یہ بچہ ! کیا واقعی تمہارے لئے کوئی معنی نہیں رکھتا؟"۔۔۔ایک آخری کوشش۔

جبکہ اس سوال پر ساحر صوفے کی جانب بڑھا اور اس کے برابر میں آکر بیٹھ گیا۔اس کے گود میں دھرے ہاتھوں کو پکڑا اور بولا۔

"دیکھو میرے پاس اس سب کا حل ہے۔ہم دونوں اس جھمیلے سے نکل سکتے ہیں اگر تم چاہو تو۔کیونکہ میں تو ایک ہفتے بعد پاکستان واپس جا رہا ہوں۔پھر واپس نہیں آؤں گا۔کیونکہ میرا ٹینیور اتنا ہی تھا یہاں۔اور میں نہیں چاہتا کہ تم اس طرح رہو یہاں۔"۔۔۔پچھلے تلخ لہجے کے مقابلے میں اب کا لہجہ نرم تھا۔جس پر لارا کی آنکھوں میں موجود آنسو اب کہ قطروں کی صورت بہنا شروع ہو چکے تھے۔

"میں تم سے الگ نہیں ہونا چاہتی ہوں۔ تم میرے لئے سانس لینے جتنے ضروری ہو چکے ہو۔ آخر تم یہ بات کیوں نہیں سمجھتے۔"۔۔۔وہ بے بسی سے بولی۔

"میں کل ہی ڈاکٹر سے اپائنٹمنٹ لے لیتا ہوں۔ اور پھر ہم ابارشن کروالیں گے۔ اور پھر ہم دونوں کی راہیں جو اس بچے کے باعث مسدود ہیں وہ جدا ہو جائیں گی۔"۔۔۔بنا اس کی بات پہ غور کئے ساحر اپنی رو میں بول رہا تھا۔ آج سے پہلے اتنا نرم و تلخ لہجہ کسی کا نا لگا تھا لارا کو۔ وہ کیسے اس بچے کو ختم کرنے کی بات کر سکتا تھا۔ کیا یہ سب مذاق تھا اس کے لئے؟

یا کوئی کھیل تماشا!۔۔۔وہ بس سوچ کر ہی رہ گئی۔

"میں ایسا نہیں کر سکتی ہوں۔ میں اپنے بچے کو اپنے ہاتھوں سے کیسے مار دوں"۔۔۔بے بس! بھرایا ہوا لہجہ۔

www.novelsclubb.com

"میں یہ بات ہم دونوں کی بہتری کے لئے کہہ رہا ہوں۔ تم سنگل پیرنٹ بن کر اس بچے کو کیسے سنبھالو گی۔ میری بات سمجھنے کی کوشش کرو لارا"۔۔۔اب کہ ریحان اسکے ہاتھ چھوڑتا دونوں ہاتھوں سے اس کا چہرہ تھام کر بولا۔

جس پر لارا نے بے اختیار اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ یہ اس کی جائے پناہ تھیں مگر؛ آج اس کو ان آنکھوں میں اپنے لئے کوئی بھی نرمی یا آشنائی نا دکھی تھی۔

"میں ایسا نہیں کر سکتی ہوں ساحر!۔۔۔یہ بچہ ایک جیتا جاگتا انسان ہے۔ تم ایسا کیوں کر رہے ہو۔ آخر کو ایک باپ ایسا کیسے کر سکتا ہے"۔۔۔لارا اس کے ہاتھوں پہ اپنے ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"ایک ان چاہا باپ! ایک ان چاہا رشتہ اور تعلق!۔۔۔میں یہ سب نہیں چاہتا۔ جتنی جلدی یہ بات اپنے دماغ میں بٹھالو تمہارے لئے اچھا ہے۔ اور میں کل کا اپائنٹمنٹ لے رہا ہوں۔ تیار رہنا"۔۔۔اتنا کہہ کر ساحر اس کے چہرے سے ہاتھ ہٹا گیا اور اٹھ کر جانے لگا جس پر لارا نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"تم میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہے ہو۔"۔۔۔اب کہ آواز میں ضد شامل تھی۔اس کی برداشت ختم ہو چکی تھی۔

"تم آخر کیوں اتنی ہٹ دھرمی دکھا رہے ہو۔اتنے بزدل ہو تم ہاں؟جواب دو مجھے ساحر علی خان۔تم تم سمجھتے کیا ہو خود کو"۔۔۔دھیرے دھیرے لارا کی آواز بلند ہوتی جا رہی تھی۔اس کا ضبط ختم ہو چکا تھا۔

اس کے برعکس ساحر پر سکون سا بیٹھا ہوا تھا۔

"تم مجھ سے بڑی ہٹ دھرم ہو مس لارا جوزف!۔اور میں بزدل؟ میں بزدل نہیں موقع شناس ہوں۔تم نے سمجھا تھا ایک امیر مرد کو پھانس لو گی اور اس کے سامنے یہ سب ناٹک کرو گی تو سب ٹھیک ہو جائے گا؟بھول ہے تمہاری۔"۔۔۔سفاک ولاپرواہ انداز۔

"یہ پہلا بچہ نہیں ہے جس کو تم ابارٹ کرواؤ گی۔ جیسے پچھلے دو بچوں کو ختم کیا تھا اپنے ویسے ہی اس کو بھی کر دو۔ اور اب بھی کیا معلوم یہ میرا بچہ ہو ہی نا۔ کیونکہ تم کونسا ایک جگہ ٹک کر رہنے والوں میں سے ہو۔

اور جتنی جلدی جان چھڑالو اتنا اچھا ہے۔ ورنہ میں تو جا رہا ہوں۔ تم جیسے چاہو اپنی زندگی گزارو"۔۔۔ وہ بلا کا خود غرض اور موقع پرست تھا۔ اس بات کا اندازہ لارا کو آج ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے تم اپنے راستے۔ میں اپنے راستے۔ مگر ایک بات یاد رکھنا یہ بچہ تمہارا ہی ہے۔ اور ایک دن تم خود اس کو لینے کے لئے آؤ گے۔ چاہے تب میں رہوں یا نا!"۔۔۔ بے بس۔ ہارا ہوا لہجہ۔

انسان اپنی سیاہ کاریوں کو بالکل ایسے ہی بھول جاتا ہے جیسے نصاب کی کتاب کا کوئی سبق ہو۔ لیکن انسان کا اعمال نامہ ہر جگہ اس کا پیچھا کرتا ہے۔ میدان حشر تک۔

www.novelsclubb.com